بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۱۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

الفضل

روزنامہ

ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴	۶ ربیع الثانی ۱۳۹۰ھ ۔ ۱۱ احسان ۱۳۴۹ ہش ۔ ۱۱ جون ۱۹۷۰ء	نمبر ۱۳۳

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۰ احسان ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ ۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں ۔

ربوہ ۱۰ احسان ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت شدید سردرد کی وجہ سے ناساز ہے احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے ۔ آمین اللّٰھم آمین ۔

ربوہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا نہایت پُرجوش والہانہ استقبال

استقبال کے راستہ کی عالیشان آرائشی محرابوں اور رنگ برنگ کی خوشنما جھنڈیوں سے قابلِ دید سجاوٹ

ایک نئی عید اور اس کی مسحور کُن خوشیوں کی دِل آویز کیفیت کا پُرکیف نظارہ

(۲)

یوں تو ہر ادارہ اور تنظیم نے جسے استقبال کے راستہ پر آرائشی محراب بنانے کی اجازت دی گئی تھی اپنے اپنے گیٹ کو سجانے میں محبت و عقیدت اور فدائیت کے جذبہ کے ماتحت سلیقہ اور ہنرمندی کا مظاہرہ کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی لیکن اپنی شان و شوکت، خوبصورتی، سج دھج اور سجاوٹ میں تحریک جدید انجمن احمدیہ کا گیٹ جسے محترم جناب میاں عبدالرحیم احمد صاحب وکیل الدیوان تحریک جدید نے اپنی زیرِ ہدایات و زیر نگرانی بنوایا سب گیٹوں پر سبقت لے گیا۔ اسی طرح لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کے گیٹ کے قریب باقاعدہ خوبصورت قناتوں کی مدد سے تیار کردہ چوک جسے احاطہ مسجد مبارک کے دروازے سے بالکل ملحق محترم مولوی محمد صدیق صاحب صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ نے اپنی نگرانی میں بنوایا تھا اپنی سجاوٹ اور خوبصورتی کے اعتبار سے خاص شان کا حامل تھا۔ اسے چودہ بڑے بڑے خیر مقدمی قطعات، قسم ہا قسم کی گلکاریوں، رنگ برنگ کی جھنڈیوں، زنجیر نما آرائشی لڑیوں، خوشنما پودوں کے لاتعداد گملوں اور سڑک پر پھیلائی ہوئی سُرخ بجری سے سجایا گیا تھا۔ حضور کی موٹر کار نے اس چوک میں سے ہی ہو کر احاطہ مسجد مبارک میں داخل ہونا تھا۔

کراچی سے محبت بھرا پیغام

استقبال کے راستہ کو آراستہ کرنے کے سلسلہ میں یہ دوڑ دھوپ جاری ہی تھی کہ ۷ر جون کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لندن سے کراچی پہنچتے ہی بذریعہ ٹیلیفون امیرِ مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کو یہ محبت بھرا پیغام بھجوایا کہ چونکہ شدید گرمی کا موسم ہے اور دھوپ بھی آجکل بہت تیز ہے اِس لئے احباب کو سڑکوں کے کنارہ دھوپ میں نہ کھڑا ہونے دیا جائے ۔ ولولۂ عشق سے سرشار احباب کو جو حضور کی تشریف آوری کے انتظار میں گن گن کر دن گزار رہے تھے اِس امر سے روکنا کہ دھوپ میں سڑکوں کے کنارے نہ کھڑے ہوں ناممکن تھا۔ اُدھر قریباً پون میل لمبے راستہ پر مسلسل شامیانے لگوانا بھی ممکن نہ تھا اِس لئے محترم امیر صاحب مقامی نے ۸ر جون کو علی الصبح سارے راستہ پر فاصلہ فاصلہ سے مرراہ آٹھ جگہ بڑے بڑے شامیانے لگوا دیئے اور ہدایت فرمائی کہ احباب سڑک کے ساتھ ساتھ دھوپ میں کھڑے ہونے کی بجائے صرف اِن شامیانوں میں یا سایہ دار درختوں کے نیچے کسی قدر ہٹ کر پیچھے کھڑے ہو کر حضور کا خیر مقدم کرنے کی سعادت حاصل کریں۔ دوسرا انتظام آپ نے یہ فرمایا کہ لاریوں کے اڈہ پر نیز گولبازار کے وسط میں دو جگہ لاؤڈ سپیکر نصب کرا دیئے تاکہ وہاں سے اعلان کر کر کے احباب کو سڑک کے ساتھ ساتھ دھوپ میں کھڑے ہونے سے روکا جا سکے اور انہیں تاکید کی جا سکے کہ وہ صرف شامیانوں اور سایہ دار درختوں کے نیچے ہی کھڑے ہوں۔ علاوہ ازیں ایک جیپ میں بھی لاؤڈ سپیکر لگوا کر اسے اس کام پر مقرر کیا کہ وہ راستہ میں گھوم گھوم کر احباب کو صرف شامیانوں کے نیچے کھڑے ہونے کی تلقین کرتی رہے ۔ مزید برآں سڑک کے ساتھ ساتھ نظم و ضبط برقرار رکھنے والے خدام کو ہدایت کر دی گئی کہ وہ کسی بھائی کو بھی دھوپ میں نہ کھڑا ہونے دیں اور اِس امر کا خاص خیال رکھیں کہ

(باقی دیکھیں صہ پر)

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی علالت اور خاص دعا کی تحریک

۸ر جون کو محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیلِ اعلیٰ تحریک جدید کے ربوہ واپس تشریف لانے پر معلوم ہوا کہ آپ ۳ر جون کو لندن میں اپنے مشن ہاؤس سے رہائش گاہ کی طرف تشریف لے جا رہے تھے راستہ میں ایک چوک پر بیک وقت دو کاروں کے ساتھ ٹکر ہو گئی ۔ محترم صاحبزادہ صاحب کی کار "گرین لائٹ" ملنے پر چوک عبور کر رہی تھی کہ دو کاروں نے "ریڈ لائٹ" کی طرف سے پہلو میں پورے زور سے ٹکر مار دی جس کی وجہ سے آپ کو کافی چوٹ آئی ہے ۔

اللہ تعالیٰ نے بڑا فضل فرمایا کہ کوئی ایسی ضرب نہیں لگی جو کسی قسم کی شدید [illegible] کا موجب ہوتی ۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے اِس قسم کی شدید چوٹ اور فریکچر وغیرہ سے محفوظ رکھا لیکن اندرونی چوٹیں کافی آئی ہیں اور اب تک سارا جسم درد کر رہا ہے اور آپ تاحال خاصی تکلیف میں ہیں ۔ اِس حادثہ سے آپ کے دماغ کو بہت دھچکا لگا ہے ۔ ڈاکٹروں نے خطرات کے پیشِ نظر چند ہفتے مکمل آرام کی ہدایت کی ہے ۔

حادثہ کی شدید نوعیت کے باوجود آپ کا معجزانہ طور پر کسی بڑی نوعیت کی چوٹ سے محفوظ رہتے ہوئے آپ کی جان کا سلامت رہنا اللہ تعالیٰ کے بہت بڑے فضل پر دلالت کرتا ہے ۔ آپ کو بفضل اللہ تعالیٰ اس کی جناب سے نئی زندگی ملی ہے ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محترم صاحبزادہ صاحب کو کامل شفا عطا فرمائے اور مزید کوئی پیچیدگی نہ پیدا ہو ۔

محترم صاحبزادہ صاحب کی کار مکرم ڈاکٹر ولی شاہ صاحب چلا رہے تھے اِس حادثہ میں اُن کے جبڑے کی ہڈی ٹوٹ گئی ۔ اُن کا آپریشن ہونا تھا جو امید ہے ہو چکا ہوگا ۔ احباب اِس نوجوان کی کامل و عاجل صحت یابی کے لئے بھی دعا فرمائیں ۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۱ - احسان ۱۳۴۹ہش

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی مراجعت

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دو ماہ اور تین دن کے بعد دارالامان ربوہ میں مغربی افریقہ اور یورپ کا دورہ کرکے آج (۸- جون ۱۹۷۰ء کو) تشریف فرما ہوئے۔ اہالیانِ ربوہ جو آپ کی فرقت میں اداس اداس نظر آتے تھے از سرِ نو تازہ چہروں اور خوشی و مسرت کی شعاعوں کو بکھیرتے ہوئے شاداں و فرحاں آپ کے استقبال کے لئے بیقرار اور بیتاب ہو کر دُور دور تک آپ کے دیدار کے لئے وقت سے پہلے ہی قطار در قطار کھڑے رہے تاآنکہ آپ کے مبارک قافلہ کی آمد آمد پر اھلاً و سھلاً و مرحبا۔ اسلام زندہ باد۔ خاتم الانبیاء زندہ باد۔ انسانیت زندہ باد۔ مسیح موعودؑ زندہ باد۔ اور خلیفۃ المسیح زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے فضا گونج اُٹھی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیارا اور دلکش چہرہ دیکھ کر اہالیانِ ربوہ اور دُور دُور سے آپ کے دیدار کی برکت کو حاصل کرنے کے لئے آئے ہوئے مشتاقانِ دید خوشی اور مسرت سے جھوم جھوم گئے۔ احباب قصرِ خلافت تک نعرے لگاتے ہوئے آہستہ آہستہ چلتے رہے۔ باوجود جون کی دوپہر کی ناقابلِ برداشت گرمی کے احباب موسم کی سختی کو بالکل فراموش کرکے حضور کے خیر مقدم کے جذبات سے سرشار تھے اور اس خوشی میں پھُولے نہیں سماتے تھے۔

آپ کے نہایت کامیاب دورہ کی مختصر رپورٹیں جو الفضل میں شائع ہوتی رہی ہیں ان کے مطالعہ سے آپ کی شاندار مصروفیات سے جو ان بابرکت اور رحمتوں سے بھرپور ایام میں آپ کے شاملِ حال رہیں احباب واقف ہوتے رہے ہیں۔ الفضل میں آپ کے مبارک دورہ کے مکمل حالات تو شائع نہیں ہو سکے کیونکہ ؎

دامانِ نگہ تنگ و گلِ حسنِ تو بسیار
گلچینِ بہارِ تو ز داماں گلہ دارد

اِس سفر کی جو روداد قسط وار شائع ہوتی رہی ہے اس سے ہی احباب اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اس دورہ کے اسلام کے لئے کیا کیا عظیم الشان نتائج پیدا ہونے والے ہیں۔ حضور نے جس صداقت اور جوشِ محبت سے اسلام کا پیغام افریقہ اور یورپ کے سٹیج سے امن کو ترستی ہوئی دنیا کو پہنچایا ہے اس کی مثال تاریخِ عالم میں بہت کم ملے گی۔

حقیقت یہ ہے کہ حضور ایدہ اللہ نے (فداہ امی و ابی) سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ و اصحابہ وسلم کے خطبہ حجۃ الوداع کی خوشبو سے تمام دنیا کے دماغوں کو معطر کر دیا ہے اور لگی لپٹی رکھے بغیر موجودہ الحادی تہذیب کو جس طرح یورپ نے دوسری باتوں کی طرح منظم طور پر ایک عظیم محاذ پر ابلیس لعین کی قیادت میں اکٹھا کر دیا ہے اس کے مقابل میں روحانی عسکر کو جہادِ اعظم کے لئے چیلنج دے کر یہ ثابت کر دیا ہے کہ اسلام کا ایک فرزند دنیاوی سامانوں کے فقدان کی پرواہ نہ کرتا ہؤا محض اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسہ کرکے کتنی جرأت سے نمرودوں اور فرعونوں کو للکار سکتا ہے۔ ایسی جسارت صرف ایک اللہ تعالیٰ کا کھڑا کیا ہؤا خلیفہ راشد ہی دکھا سکتا ہے۔ کیونکہ انبیاء علیہم السلام کا حقیقی وارث خلیفہ راشد ہی ہوتا ہے اور اس کو بھی قدرتِ ثانیہ کی صورت میں وہی قوتیں ظلی طور پر تفویض ہوتی ہیں جو انبیاء علیہم السلام کو حاصل ہوتی ہیں۔ انہی کو اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ پر پورا پورا بھروسہ ہوتا ہے۔ انہی کو "لاخوفٌ علیھم ولاھم یحزنون" کے مقام پر اللہ تعالیٰ نے اپنی رضا سے کھڑا کیا

ہوتا ہے۔ چنانچہ اسی جرأت اور حرارت و جوش کا مظاہرہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے اس دورہ میں دکھایا اور لومۃ لائم سے بلند ہو کر وہ عظیم الشان انتباہ سب کے مُنہ پر کیا جس کی جرأت بڑے سے بڑے دنیوی لیڈر کو قطعاً نہیں ہو سکتی۔ آپ نے کوئی بات مبہم طور پر نہیں کہی بلکہ صاف صاف لفظوں میں فرما دیا ہے کہ پچیس تیس سال کے اندر اندر دنیا ایک خطرناک انقلاب سے گزرنے والی ہے جس کی نظیر مفقود ہے اور اس عظیم انقلاب کا نتیجہ اسلام کی فتح کی صورت میں سامنے آنے والا ہے۔ بیشک منکرین و متذبذبین کے لبوں پر تمسخرانہ مسکراہٹ جھلکتی ہے لیکن ایک عبداللہ کے مُنہ سے جو بات نکلتی ہے وہ ہو کر رہتی ہے۔ تاریخِ روحانیت میں اس کی بے شمار مثالیں موجود ہیں۔ کیونکہ جو کچھ بندۂ حق کہتا ہے وہ اس کے انسانی غور و فکر کا نتیجہ نہیں ہوتا بلکہ جو کچھ قادرِ مطلق خدا اس سے کہلواتا ہے وہی وہ کہتا ہے البتہ وہ صرف اپنی پیغام رسانی کا حق بفضلِ خدا ادا کرتا ہے۔ دیکھنے والے دیکھیں گے کہ آپ کی یہ نہایت واضح پیشگوئیاں انشاء اللہ لفظ بلفظ پوری ہونگی اسی طرح جس طرح گزشتہ بندگانِ حق کی پیشگوئیوں کو ہم اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین۔

فضلِ عمر تعلیم القرآن کلاس کے متعلق ضروری اعلان

حضرت سیدہ صدر صاحبہ نے تعلیم القرآن کلاس کے بارے میں اپنے گزشتہ اعلان میں فرمایا تھا کہ یہ کلاس امسال بھی انشاء اللہ یکم جولائی سے لگے گی۔ ہر لجنہ کوشش کرے کہ اس کی طرف سے کوئی نہ کوئی نمائندہ ضرور کلاس میں شمولیت کے لئے ربوہ آئے۔ بی۔اے کی طالبات تو امسال امتحان کی وجہ سے مصروف ہونگی لیکن فرسٹ ائر کی لڑکیاں اور وہ جنہوں نے میٹرک کا امتحان دیا ہے وہ تو فارغ ہوں گی ان سب کو چاہیئے کہ وہ اس کلاس سے استفادہ کریں۔ خواہشمند طالبات فوری طور پر دفتر لجنہ مرکزیہ میں لکھ کر فارم منگوا لیں اور پُر کرکے انہیں بھجوا دیں۔ ۳۰۔جون کی شام تک ربوہ پہنچ جائیں تاکہ یکم جولائی کو کلاس کے افتتاح میں شمولیت کر سکیں۔

(آفس سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

آمد - آمد!

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی تشریف آوری!

جہانِ گُل میں شہِ گلستاں کی آمد ہے
ریاضِ عدن میں رُوحِ جناں کی آمد ہے

دل و نظر ہیں مسرت سے مائلِ پرواز
حریمِ دل میں کسی دلستاں کی آمد ہے

گلوں کی گود میں رقصاں ہے موجِ بوئے چمن
صبا کے دوش پہ ابرِ رواں کی آمد ہے

سنور رہے ہیں زمان و مکاں سلیقے سے
کہ آج ابنِ مسیحِ زماں کی آمد ہے

(عبدالسلام اختر ایم۔اے)

قسط ۱

خلافتِ احمدیہ

(مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد ربوہ)

مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے گزشتہ جلسہ سالانہ کے موقع پر مؤرخہ ۲۷ فتح ۱۳۴۸ ہش مطابق ۲۷ دسمبر ۱۹۶۹ء کو مسجد مبارک میں منعقدہ شبینہ اجلاس میں مندرجہ بالا موضوع پر جو تقریر فرمائی تھی اس کا مکمل متن افادۂ احباب کیلئے درج ذیل کیا جاتا ہے:۔ (ادارہ)

وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ وَلَیُمَکِّنَنَّ لَھُمْ دِیْنَھُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَھُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِھِمْ اَمْنًا یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِکُوْنَ بِیْ شَیْئًا وَمَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝

(نور ع ۷)

ے ملتِ احمدؐ کی مالک نے جو ڈالی تھی بنا
آج پوری ہو رہی ہے اے عزیزانِ دیار
اے خدا تیرے لئے ہر ذرہ ہو میرا فدا
مجھ کو دکھلا دے بہارِ دیں کہ میں ہوں اشکبار

(المسیح الموعودؑ)

مسیح محمدی کے درختِ وجود کی سرسبز شاخو اور تحریکِ احمدیت کے جگر گوشو اور نونہالو!! تمہیں ربِّ جلیل کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ایک بار پھر شمعِ خلافت کے گرد پروانوں کی مانند جمع ہونا مبارک ہو۔

میری آج کی تقریر کا عنوان ہے۔ "خلافت احمدیہ"۔

اللہ تعالیٰ کی بے شمار برکتیں اور رحمتیں ہوں ملتِ اسلامیہ کے فدائی سیدنا حضرت مصلح موعودؓ پر کہ حضور نے اپنے اکاون سالہ عہدِ قیادت میں نہ صرف نظامِ خلافت کے قیام و استحکام کے لئے ایک بے نظیر جو کھی لڑائی لڑی بلکہ اس کی آبیاری کے لئے اپنا مقدس خون تک پیش کر دیا۔ جس پر مسجد مبارک گواہ ہے ع

ہمارے جسموں پر جو ہے بیتی یہ خاکِ ربوہ نشان دیگی

اس مثالی قربانی کے علاوہ حضور پُر نور نے جماعت احمدیہ کو خلافت سے متعلق ایسی زریں، مفصل اور انقلاب انگیز ہدایات و نصائح سے نوازا جو قیامت تک روشنی کے بلند اور پُر شکوہ مینار کا کام دیں گی اور جن کی ضیا پاشیوں سے انکارِ خلافت کی ظلمتیں ہمیشہ پاش پاش ہوتی رہیں گی۔

استحکامِ خلافت کے اس زندہ اور ناقابلِ فراموش اور دائمی کارنامہ کے پیشِ نظر جو سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ و نوّر اللہ مرقدہٗ کے ہاتھوں انجام پایا میں انشاء اللہ کوشش کروں گا کہ اس وقت جو کچھ عرض کروں اکثر و بیشتر حضورؓ ہی کے مبارک الفاظ میں عرض کروں۔ بلاشبہ ربط و تسلسل کی غرض سے مجھے بعض فقرات یا واقعات کا خود بھی اضافہ کرنا ہوگا مگر میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ خواہ الفاظ میرے ہوں مگر مُدّعا حضرت مصلح موعودؓ ہی کا ہوگا۔

آیتِ استخلاف کا ترجمہ و تشریح

میں نے شروع میں سورہ نور کی مشہور آیت ۔۔۔ آیتِ استخلاف ۔۔۔ پڑھی ہے جس کا ترجمہ حضرت مصلح موعودؓ کے مبارک الفاظ میں یہ ہے کہ:۔

"اللہ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسبِ حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بناوے گا جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنا دیا تھا اور جو دین اُس نے اُن کے لئے پسند کیا ہے وہ اُن کے لئے اسے مضبوطی سے قائم کر دے گا اور ان کے خوف کی حالت کے بعد وہ اُن کے لئے امن کی حالت تبدیل کر دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے (اور) کسی چیز کو میرا شریک نہیں بنائیں گے۔ اور جو لوگ اس کے بعد بھی انکار کریں گے وہ نافرمانوں میں سے قرار دیے جائیں گے"۔

(تفسیر صغیر)

حضرت خاتم الانبیاءؐ اور آپؐ کے فرزندِ جلیل کی پیشگوئیاں

حضورؓ فرماتے ہیں:۔

"جس طرح قرآن کریم نے کہا ہے کہ خلیفے ہوں گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ میرے بعد خلیفے ہوں گے پھر مُلکاً عاضًا ہوگا پھر ملکِ جبریہ ہوگا اور اس کے بعد خلافت علیٰ منہاج النبوۃ ہوگی (مشکوٰۃ باب الانذار والتحذیر) اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی قرآن کریم اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نسبت میں الوصیت میں تحریر فرمایا ہے۔

"اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے۔ سو اب ممکن نہیں کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا"۔ (الوصیت ص ۶)

یعنی اگر تم سیدھے رستہ پر چلتے رہو گے تو خدا کا مجھ سے وعدہ ہے کہ جو **دوسری قدرت** یعنی **خلافت** تمہارے اندر آوے گی وہ **قیامت تک منقطع نہیں ہوگی**!!

(خلافتِ حقہ اسلامیہ ص ۳)

خلافت کو "قدرتِ ثانیہ" نام دینے کا فلسفہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خلافت کو "قدرتِ ثانیہ" کے نام سے کیوں موسوم فرمایا؟ اس کی وضاحت میں حضرت مصلح موعودؓ نے ارشاد فرمایا کہ:۔

"نبی کی دو زندگیاں ہوتی ہیں ایک شخصی اور ایک قومی اور اللہ تعالیٰ ان دونوں زندگیوں کو الہام سے شروع کرتا ہے۔ نبی کی شخصی زندگی تو الہام سے اس طرح شروع ہوتی ہے کہ جب وہ تیس یا چالیس سال کا ہوتا ہے تو ۔۔۔ اسے کہا جاتا ہے کہ تُو مامور ہے ۔۔۔۔ نبی کی قومی زندگی الہام سے اس طرح شروع ہوتی ہے کہ جب وہ وفات پاتا ہے تو کسی بنی بنائی سکیم کے ماتحت اس کے بعد نظام قائم نہیں ہوتا بلکہ یکدم ایک تغیّر پیدا ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کا مخفی الہام قوم کے دلوں کو اس نظام کی طرف متوجہ کر دیتا ہے ۔۔۔۔ اسی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کا نام قدرتِ ثانیہ رکھا ہے"۔

(خلافتِ راشدہ صفحہ ۶۱-۶۲)

سلسلہ احمدیہ میں دائمی خلافت کی خبر

حضرت مصلح موعودؓ نے "الوصیت" کے اس حوالہ کی روشنی میں قدرتِ ثانیہ یعنی خلافتِ احمدیہ کے دائمی ہونے کی نسبت مزید وضاحت یہ فرمائی:۔

"جیسے موسیٰؑ کے بعد انکی خلافت عارضی رہی لیکن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ان کی خلافت کسی نہ کسی شکل میں ہزاروں سال تک قائم رہی۔ اسی طرح گو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافتِ محمدیہ تواتر کے رنگ میں عارضی رہی لیکن مسیح محمدی کی خلافت مسیحِ موسوی کی طرح ایک غیر معین عرصہ تک چلتی چلی جائے گی"۔

(الفضل ۳ اپریل ۱۹۵۲ء)

نیز بتایا کہ:۔

"یہ امر ظاہر ہے کہ سلسلہ احمدیہ میں خلافت ایک بہت لمبے عرصہ تک چلے گی جس کا قیاس بھی اس وقت نہیں کیا جا سکتا ۔۔۔ کیونکہ جو کچھ اسلام کے قرونِ اولیٰ میں ہوا وہ ان حالات سے مخصوص تھا وہ ہر زمانہ کے لئے قاعدہ نہیں"۔

(الفضل ۳ اپریل ۱۹۵۲ء)

حضرت مصلح موعودؓ کی ایک اہم پیشگوئی مستقبل کے متعلق۔

سلسلہ احمدیہ میں دائمی خلافت کی خوشخبری سُنانے کے علاوہ حضورؓ نے ۰ ستمبر ۱۹۵۰ء کو

کراچی میں ایک خطبہ جمعہ میں یہ بصیرت افروز ارشاد فرمایا کہ:-

"میری وفات خدا تعالیٰ کے منشاء کے مطابق اس دن ہو گی جس دن میں خدا تعالیٰ کے نزدیک کامیابی کے ساتھ اپنے کام کو ختم کر لوں گا..... اور وہ شخص بالکل عدم علم اور جہالت کا شکار ہے جو ڈرتا ہے کہ میرے مرنے سے کیا ہو گا؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ میں تو جاتا ہوں لیکن خدا تعالیٰ تمہارے لئے قدرتِ ثانیہ بھیج دیگا مگر ہمارے خدا کے پاس قدرتِ ثانیہ ہی نہیں اس کے پاس قدرتِ ثالثہ بھی ہے اور اس کے پاس قدرتِ رابعہ بھی ہے۔ قدرتِ اولیٰ کے بعد قدرتِ ثانیہ ظاہر ہوئی اور جب تک خدا اس سلسلہ کو ساری دنیا میں پھیلا نہیں دیتا اس وقت تک قدرتِ ثانیہ کے بعد قدرتِ ثالثہ آئیگی اور قدرتِ ثالثہ کے بعد قدرتِ رابعہ آئے گی اور قدرتِ رابعہ کے بعد قدرتِ خامسہ آئے گی اور قدرتِ خامسہ کے بعد قدرتِ سادسہ آئے گی اور خدا تعالیٰ کا ہاتھ لوگوں کو معجزہ دکھاتا چلا جائے گا۔"

(الفضل ۲۲ر ستمبر ۱۹۵۰ء صفحہ ۶)

خلافت کی اہمیت و ضرورت

حضرت مصلح موعودؓ کے ان الفاظ سے یہ حقیقت بالکل نمایاں ہو کر سامنے آجاتی ہے کہ نظامِ خلافت کا اسلام کے عالمگیر غلبہ کے ساتھ نہایت زبردست اور گہرا تعلق ہے۔ چنانچہ حضورؓ خود ہی فرماتے ہیں کہ:-

"خلافت کا مسئلہ میرے نزدیک اسلام کے اہم ترین مسائل میں سے ہے بلکہ میں سمجھتا ہوں اگر کلمہ شریفہ کی تفسیر کی جائے تو اس تفسیر میں اس مسئلہ کا مقام سب سے بلند ہو گا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ کلمہ طیبہ اسلام کی اساس ہے مگر یہ کلمہ اپنے اندر جو تفصیلات رکھتا ہے اور جن امور کی طرف اشارہ کرتا ہے ان میں سے سب سے بڑا امر مسئلہ خلافت ہی ہے۔"

(خلافتِ راشدہ صفحہ ۳)

پھر لکھتے ہیں:-

"خلافت اسلام کے اہم مسائل میں سے ایک مسئلہ ہے اور اسلام کبھی ترقی نہیں کر سکتا جب تک خلافت نہ ہو۔ ہمیشہ خلفاء کے ذریعہ اسلام نے ترقی کی ہے اور آئندہ بھی اسی ذریعہ سے ترقی کریگا اور ہمیشہ خدا تعالیٰ خلفاء مقرر کرتا رہا ہے اور آئندہ بھی خدا تعالیٰ ہی خلفاء مقرر کرے گا۔ حال ہی میں ایک صاحب کا خط آیا ہے وہ لکھتے ہیں میں نے ایک شخص کو تبلیغ کی وہ کہتا ہے اگر تمہارے موجودہ خلیفہ کے بعد بھی سلسلہ قائم رہا تو میں بیعت کر لوں گا..... میں تو مر جاؤں گا لیکن میرے بعد جو حضرت مسیح موعودؑ کے قائم مقام ہوں گے ان کے متعلق (بھی) اسی طرح کہا جائے گا اور یاد رکھو اگر یہ جڑ رہی تو سب کچھ رہیگا اور ہماری جماعت دن بدن ترقی ہی کرتی رہے گی۔"

(درس القرآن صفحہ ۷۲ مطبوعہ نومبر ۱۹۲۱ء)

دنیائے روحانیت کا یہ مسلمہ قانون و اصول ہے کہ جس قدر عظیم نعمت کسی قوم کو عطا ہوتی ہے اسی قدر اضافہ اس کی ذمہ داریوں میں ہو جاتا ہے۔ خلافت ایک عظیم ترین نعمت ہے جو اس زمانہ میں مسلمانوں کو احمدیت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے پاک وعدوں کے عین مطابق دی گئی ہے جس پر ہم جتنے بھی سجداتِ شکر بجا لائیں کم ہیں۔ ہماری زبانیں اس احسانِ عظیم پر اپنے مولا کی حمد سے لبریز اور ہماری روحیں اس کے آستانہ پر سجدہ ریز ہیں۔

انوارِ خلافت سے استفادہ کے پانچ ذرائع

سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ نے انعامِ خلافت کے سلسلہ میں پانچ ایسے بنیادی ذرائع کی طرف ہمیں توجہ دلائی ہے جن کی تکمیل خلافت سے فیوض و انوار اور فیضان و عرفان حاصل کرنے کے لئے ازبس ضروری ہے۔

چنانچہ حضورؓ نے پہلے تقاضا کی نشاندہی ان الفاظ میں فرمائی کہ:-

"محض کسی کی ذات سے تعلق رکھنے والے عموماً ٹھوکر کھایا کرتے ہیں۔ میرے خیال میں تو انبیاء کی صفات بھی ان کے درجہ اور عہدہ کے لحاظ سے ہی ہوتی ہیں نہ کہ ان کی ذات کے لحاظ سے۔ پس تمہیں درجہ (خلافت) کی قدر کرنی چاہیئے کسی کی ذات کو نہ دیکھنا چاہیئے۔"

(درس القرآن صفحہ ۷۳)

اس لطیف نکتہ کی وضاحت میں حضور کی زبان مبارک سے ایک حیرت انگیز مثال سُناتا ہوں۔ ارشاد فرماتے ہیں:-

"ہم اصل نہیں۔ اور اگر ہم اصل ہوتے تو دنیا ہمیں کبھی کی فنا کر چکی ہوتی۔ ہم تصویریں ہیں اس لئے دنیا ہمیں جتنا بھی نقصان پہنچاتی ہے دین کا کچھ نہیں بگڑتا۔ تصویروں..... میں بعض دفعہ بادشاہ کا جلوس بھی دکھایا جاتا ہے اب اگر کوئی شخص بادشاہ کے جلوس پر گولیاں برسائے تو کیا بادشاہ مر جائے گا؟ اسی طرح ہم بھی تصویریں ہیں ہم کو خدا تعالیٰ نے اس لئے بھیجا ہے تاکہ اس کی حکومت دنیا میں قائم ہو..... جس طرح تصویر پر گولی چلانے والا اصل کو نقصان نہیں پہنچا سکتا اسی طرح اگر کوئی شخص ہم پر گولی چلاتا ہے تو گو ہم مر جاتے ہیں، ہم ختم ہو جاتے ہیں لیکن اس مشن کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا جس کو قائم کرنے کے لئے اس نے ہمیں کھڑا کیا ہے۔ پس اپنے اندر خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کے ساتھ تعلق پیدا کرو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یا ان کے خلفاء بے شک بوجہ خدا تعالیٰ کے نمائندہ ہونے کے ادب کے قابل ہیں لیکن وہ مقصود نہیں..... باقی ساری چیزیں اظلال کے طور پر ہیں اور اظلال آتے بھی ہیں اور جاتے بھی ہیں۔ خدا تعالیٰ یہ ضرور کرتا ہے کہ جب ظل کی کوئی شخص ہتک کرتا ہے تو وہ اسے اپنی ہتک قرار دیتا ہے..... اس لئے ایسا آدمی بچتا نہیں۔ آدم سے لے کر اب تک ایسا آدمی نہیں بچا۔ اور قیامت تک نہیں بچ سکتا۔"

(الفضل ۲۲ر ستمبر ۱۹۵۰ء صفحہ ۶)

انعامِ نبوت کے قیام و استحکام کے لئے دوسرا اہم ذریعہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے یہ بتایا ہے کہ ہم خلیفہ موقت کو ہمیشہ قبولیتِ دعا کا مجسم نشان یقین کریں چنانچہ حضورؓ نے مسندِ خلافت پر متمکن ہونے کے معاً بعد قادیان میں ۱۲ر اپریل ۱۹۱۴ء کو احمدی نمائندگانِ جماعت کی جو پہلی کانفرنس بلوائی اُس سے خطاب کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا کہ:-

"اللہ تعالیٰ جب کسی کو منصبِ خلافت پر سرفراز کرتا ہے تو اس کی دعاؤں کی قبولیت بڑھا دیتا ہے کیونکہ اگر اس کی دعائیں قبول نہ ہوں تو پھر اس کے اپنے انتخاب کی ہتک ہوتی ہے۔"

(منصبِ خلافت صفحہ ۳۲)

(باقی)

قرآن مجید کی اشاعت اور اسکی برکات میں حصہ لیجیئے

احباب کو علم ہے کہ وقفِ جدید کا مقصد ہی قرآن مجید کی گھر گھر میں اشاعت اور اس کی تعلیم کو دلوں میں راسخ کرنا ہے۔ جب آپ ایک حقیر سی قربانی کر کے وقفِ جدید میں شامل ہوتے ہیں تو آپ ہر گھر اور ہر بستی میں ایک معلم کے قیام کا موجب بنتے ہیں جو تمام افراد کو قرآن مجید ناظرہ اور باترجمہ پڑھاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو قرآن مجید کی برکات میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائے۔

(ناظم مال وقفِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

اللہ تعالیٰ کی راہ میں اموال خرچ کر کے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کیجیئے! (ناظم بیت المال آمد)

مکرم میاں محمد اسماعیل صاحب مرحوم کا ذکرِ خیر

از مکرم محمد امین صاحب ابن میاں محمد اسماعیل صاحب مرحوم سرگودھا

مورخہ ۲۰ر فروری ۱۹۷۰ء ۵ بجے شام مجھے والد صاحب محترم کے بیمار ہونے کی اطلاع ملی۔ جب اگلے دن صبح ۸ بجے کے قریب اپنے گاؤں موضع دھرگ میانہ تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ پہنچا۔ تو مرحوم کو بے حد کمزور پایا۔ حتی المقدور علاج معالجہ کیا ۔۔۔ مگر مشیتِ ایزدی مطلق کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ ۲۳ر مارچ ۱۹۷۰ء ساڑھے چار بجے شام بعمر قریباً ۸۰ سال جان ۔ جان آفرین کے سپرد کر دی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم اپنے گاؤں میں غالباً تیسرے احمدی تھے اور اس لحاظ سے ان کا شمار اپنے گاؤں کے اولین احمدیوں میں تھا۔ چونکہ گاؤں کے پڑھے لکھے اور معزز گھرانے کے فرد تھے۔ لہٰذا گاؤں کے پہلے احمدی چوہدری عنایت اللہ خاں صاحب ذیلدار سابق امیر جماعت ہائے احمدیہ حلقہ دھرگ میانہ نے سب سے پہلے انہیں کو تبلیغ کی۔ شب و روز بحث و تمحیص کا سلسلہ چل نکلا۔ آخری چوہدری صاحب موصوف کی کوشش رنگ لائی۔ اور والد صاحب ایک ماموں چوہدری نصر اللہ خاں صاحب بھٹی آف فتو کے کی دعوت پر ۱۹۳۲ء کے جلسہ سالانہ پر قادیان تشریف لے گئے وہاں ۲۹ر دسمبر ۱۹۳۲ء کو حضرت مصلح موعودؓ کے دستِ مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شمولیت کی توفیق پائی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

گاؤں میں والد صاحب مرحوم کو بہت مقبولیت حاصل تھی مگر بیعت کے بعد مراجعت پر وہاں طوفانِ مخالفت برپا ہو گیا۔ اور نتیجۃً جلد ہی بحث و مباحثہ کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ چنانچہ ہمارے گاؤں میں متعدد نامور مبلغین اور علماء سلسلہ تشریف لائے۔

اللہ تعالیٰ نے احمدیت کی نصرت فرمائی اور چند ہی سالوں میں ہمارے گاؤں میں ایک مضبوط جماعت قائم ہو گئی الحمد للہ علیٰ ذالک۔

ابا جی مرحوم کی بیعت اور قبول حق خدا تعالیٰ کے فضل سے چونکہ تبلیغ و تحقیق کا نتیجہ تھی لہٰذا حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کے خلفاء کے علم الکلام کی برکت نے صیقل کا کام کیا۔ چنانچہ اختلافی مسائل پر قرآن و حدیث کی روشنی میں گھنٹوں گفتگو فرما سکتے تھے۔

بچپن کے وہ ایام آج بھی مجھے بھلا یاد ہیں۔ جب ہمارا گھر ابا جی کی غیر موجودگی میں خالی خالی نظر آیا کرتا تھا۔ اور میرے استفسار پر والدہ محترمہ بتایا کرتی تھیں کہ وہ اپنے ایک اور رفیق کار کی معیت میں تبلیغ کی غرض سے دور دراز دیہات میں گئے ہوئے ہیں۔ تبلیغی مصروفیات کے نتیجہ میں بسا اوقات فاقوں تک نوبت بھی پہنچی جو نہایت بشاشتِ قلب کے ساتھ قبول کرنے کی اللہ تعالیٰ نے توفیق بخشی۔ الغرض آغوش احمدیت میں آنے کے بعد انہیں بس ایک ہی لگن تھی یعنی تبلیغِ حق۔ مقام شکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی مساعی کو نوازتے ہوئے بیشتر مقامات پر جماعتیں قائم فرمائیں اور متعدد افراد نے قبول احمدیت کی توفیق پائی۔ ان کے استقلال اور استقامت کو دیکھ کر گھر کے دیگر افراد بھی شجر احمدیت سے لاتعلق نہ رہ سکے چنانچہ والدہ محترمہ کے علاوہ جو کہ پیدائشی احمدی تھیں۔ میرے عمو صاحب محترم اور ابا جی کے والدین نے احمدیت قبول کر لی۔ محترم عمو صاحب محترم مولوی غلام حیدر صاحب رشید مولوی فاضل تو احمدیت کے رنگ میں اسی درجہ رنگین ہوئے کہ قادیان ہی تشریف لے گئے اور حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد گرامی پر لبیک کہتے ہوئے واقفین زندگی میں شامل ہو گئے وہیں سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا اور بطور معلم مدرسہ احمدیہ کھاریاں میں تعینات رہے۔

اواخر عمر کے کچھ سالوں میں جب والد صاحب سفر کی صعوبتیں برداشت کرنے کے قابل نہ رہے۔ تو صرف درس و تدریس پر ہی کفایت کرنا پڑی۔ گاؤں کے احمدی بچوں کو قرآن کریم ناظرہ اور متعدد بچوں کو باترجمہ پڑھانے کی توفیق پائی۔ جماعت کی نسل نو کی تربیت کا خاص خیال رکھا اور خدا تعالیٰ کے فضل سے بیشتر بچوں کو پابند صوم و صلوٰۃ بنا دیا۔

نماز باجماعت کی غرض جب گھر سے نکلتے تو گھر سے مسجد تک تمام احباب اور بچوں کو فرداً فرداً پکارتے چلے جاتے کہ آؤ نماز کے لئے چلیں۔ اس نیک عادت کو انہوں نے تادم زیست خوب نبھایا

مرحوم خدا تعالیٰ کے فضل سے سلسلہ عالیہ کا بے پناہ درد رکھنے والے بزرگ تھے کتب مسیح موعودؑ و حضرت مصلح موعودؓ کے شیدائی تھے۔ قرآنِ کریم کی تلاوت خوش الحانی کے ساتھ فرماتے تو وجد کی کیفیت پیدا ہو جاتی۔ منظوم کلام مسیح موعودؑ بڑی خوش الحانی سے پڑھتے اور حفظ کئے ہوئے کلام کو سفر و حضر میں گنگناتے رہتے۔ خاندان حضرت مسیح موعودؑ کے علاوہ بزرگان سلسلہ سے بھی عقیدت و محبت رکھتے تھے۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر مجھے ساتھ لے جا کر بزرگان سلسلہ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے اور دعا کی درخواست کرتے تھے۔ خود بھی دعاؤں میں بہت زیادہ شغف رکھتے تھے۔

مرحوم ایک متقی دعاگو صوم و صلوٰۃ کے پابند احمدیت و اسلام کے سرگرم مبلغ بچوں کے لئے مجسم شفقت اور بڑوں کے لئے ملنسار متواضع اور منکسر المزاج اور بزرگ تھے مشکل سے مشکل مراحل پر بھی میں نے ان کے پائے استقلال میں لغزش نہیں پائی۔ توکل باری تعالیٰ میں کمی کا شائبہ تک نہ محسوس کیا۔ عزیزو اقارب کی وفات پر میں نے کبھی ان کی درد سے بھری آنکھوں سے آنسو ٹپکتا نہیں دیکھا البتہ صرف ایک دن تھا جب ان کے اس کوہِ استقلال اور کوہِ استقامت کے ہاتھوں سے دامن صبر چھوٹ رہا تھا وہ دن ۸ر نومبر ۱۹۶۵ء کا دن تھا۔ جب کہ حضرت ختم الرسل کے جلیل القدر روحانی فرزند کا موعود خلیفہ عالم احمدیت کو سوگوار چھوڑ کر اپنے محبوب حقیقی سے جا ملا۔ ان دنوں والد صاحب میرے پاس سکیسر میں مقیم تھے۔ جب حضورؓ کی رحلت کی خبر ملی۔ ابا جی کے منہ سے ایک چیخ نکلی اور بآوازِ بلند اللہ اکبر اللہ اکبر کہہ کر بندِ غم ٹوٹ ہی گیا اور آنکھیں بے اختیار سیلاب کی صورت میں امڈ آئیں جہاں تک کہ ان کے تبلیغی فیضان کا تعلق ہے۔ الحمد للہ کہ وہ ان کی وفات کے بعد بھی جاری و ساری ہیں۔ بطور ثبوت ایک واقعہ عرض ہے۔

۱۰ر مئی ۱۹۷۰ء کو علی الصبح میری بیوی نے بلند آواز دے کر اور جھنجھوڑ کر مجھے جگایا۔ میرے استفسار پر اس نے مجھے بتایا کہ وفات کے بعد آج پہلی بار ان سے ابھی ابھی ملاقات ہوئی ہے۔ خواب میں مجھ سے پوچھ رہے تھے کہ زبیدہ! یہ تو مجھے بتاؤ کہ میں نے بیعت کر لی ہوئی ہے؟ میں نے جواب دیا کہ ہاں میاں جی آپ نے خدا تعالیٰ کے فضل سے بیعت کر لی ہوئی ہے۔

متعدد بار انہوں نے مجھ سے یہی سوال کیا اور میں نے یہی جواب دیا۔ پھر فرمانے لگے کہ اگر میں نے بیعت کر لی ہوئی ہے تو مجھ سے یہ بے وقوفی تو نہیں ہوئی؟ میں نے پھر جواب دیا نہیں میاں جی ماشاء اللہ آپ جیسے بزرگ اور عقلمند انسان سے کوئی بے وقوفی کی بات سرزد نہیں ہو سکتی پھر فرمایا زبیدہ! اگر میں نے بیعت بھی کر لی ہے اور تمہارے کہنے کے مطابق میں عقلمند اور بزرگ بھی ہوں تو پھر میری تقلید میں بیعت کیوں نہیں کر لیتی۔ میں نے شرمسار ہو کر کہا کہ اچھا میاں جی میں بھی بیعت کر لیتی ہوں۔ اس پر انہوں نے کھڑے ہو کر لمبی پُرسوز دعا کی واضح رہے کہ میری بیوی کا تعلق ایک غیر از جماعت خاندان سے ہے

۷ر دسمبر ۱۹۶۲ء کو ہمارا نکاح ہوا قریباً ۸ سال تک میں اسے احمدیت کی طرف توجہ دلاتا رہا۔ مگر آخر کار جیسا کہ مقدر تھا۔ ابا جی مرحوم کے تبلیغی فیضان بعد از وفات فیضیاب ہو کر ۱۰ر مئی ۱۹۷۰ء کو باقاعدہ بیعت کر کے قبول احمدیت کی توفیق پائی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

والد صاحب مرحوم کو طب یونانی میں بھی خاصی دلچسپی تھی۔ اس لئے اپنے گاؤں اور گرد و نواح میں بحیثیت طبیب خاصے مقبول تھے۔ بسا اوقات بیمار بچوں کو ابتدائی طبی امداد کی غرض سے لانے والی خواتین والد صاحب کے پاس بیٹھ جاتیں اور اس طرح سے انہیں تبلیغ کا موقع بھی فراہم ہو جاتا۔

تادمِ زیست جماعت احمدیہ دھرگ میانہ کے سیکرٹری مال اور امام الصلوٰۃ رہے

قارئین کرام سے میری دردمندانہ التجا ہے کہ ابا جی مرحوم کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز یہ کہ ہم کمزور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا ہو اور ان کے نقشِ قدم پر چل کر خادمِ احمدیت ہوں اور انجام بخیر ہو۔ آمین ثم آمین۔

ضروری اعلان

احمدیہ انٹر کالیجیٹ ایسوسی ایشن کے انتخابات برائے ۷۱-۱۹۷۰ء ۱۷ر مئی کو مسجد دار الذکر میں ہوئے تھے۔ بمو صال بلڈنگ نسبت روڈ پر اس کا دفتر قائم کر دیا گیا ہے لاہور کے تمام کالجوں کے احمدی طلباء کو چاہیئے کہ وہ اپنے اپنے کالج کی سب ایسوسی ایشن کے عہدیداران سے رابطہ قائم کریں۔ معلومات کے لئے دفتر سے نماز مغرب کے بعد رجوع کیا جا سکتا ہے

محمد عالم وڑائچ پریذیڈنٹ احمدیہ انٹر کالیجیٹ ایسوسی ایشن لاہور

سرور محمد بشیر صاحب امریکن کا ذکرِ خیر

گذشتہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ان سے جب پہلی مرتبہ میری ملاقات ہوئی تو وہ ایسے ہنس مکھ اور ہشاش بشاش چہرہ کے ساتھ ملے کہ مجھے یوں محسوس ہوا کہ جیسے یہ میرے پرانے دوستوں میں سے ایک ہیں اس کے بعد سے ہم ایکدوسرے سے قریب ہوتے چلے گئے اور انکے نیک خصائل اور عمدہ شمائل ظاہر ہوتے گئے۔ بزرگوں سے دلی محبت اور عقیدت تھی۔ غریبوں معذوروں اور بے کسوں سے انہیں بے انتہا ہمدردی تھی۔

ایک مرتبہ ربوہ کی مسجد مبارک کے سامنے چار دیواری کے باہر وضو کرنے کی جگہ کے پاس کھڑے ہم دونوں باتیں کر رہے تھے۔ باتیں باتیں کرتے کرتے اچانک مرحوم بشیر صاحب اپنے سامنے کی طرف دوڑ پڑے ہیں نے نظر کی تو کیا دیکھتا ہوں کہ پچاس سالہ پاؤں سے معذور ایک شخص اپنے ہاتھوں کے بل گھسٹتا گھسٹتا وضو کرنے کے لئے آرہا ہے۔ مرحوم اس شخص کی طرف لپکے اور قریب جاکر اس پر جھک گئے اور بڑی محبت اور ہمدردی کے ساتھ اس کا سر اپنے سینے سے لگایا اور اس کے دونوں رخساروں پر بوسے دئے اور جھٹ پانچ روپے کا ایک نوٹ اپنی جیب سے نکال کر اس کی جیب میں رکھدیا اور پھر واپس چلے آئے۔

گو یہ واقعہ معمولی سا ہے مگر یہ مسکینوں اور معذوروں سے مرحوم کی بے انتہاء محبت و ہمدردی اور غمخواری کے نیک جذبات کا آئینہ دار ہے۔ مرحوم اپنے دینی شوق اور ولولہ کی بناء پر اپنے عزیز و اقارب اور وطن عزیز کو چھوڑ کر ہزاروں میل دور مرکز احمدیت میں دینی تعلیم کے حصول کے لئے آئے تھے اور اسی غریب الوطنی میں صرف ساڑھے تین ماہ گذارنے کے بعد اچانک ہم سے ہمیشہ ہمیش کے لئے رخصت ہو گئے حدیث شریف میں آتا ہے کہ جو شخص حصول تعلیم کے لئے سفر اختیار کرے اور دوران سفر وفات پا جائے تو وہ شہید ہے۔ پھر اس طرح ڈوب کر ناگہانی طور پر انتقال کرنا بھی شہادت کا رنگ رکھتا ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے پسماندہ عزیزوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

(خاکسار عبد العزیز صادق (آف مشرقی پاکستان) مربی سلسلہ احمدیہ)

دعائے مغفرت

محترم حافظ عبد الجمیل صاحب شاہجہانپوری جو کچھ عرصہ سے بیمار چلے آرہے تھے ۲۰/۵ بروز جمعرات ۷ بجے اس دار فانی سے رحلت فرما کر اپنے معبود حقیقی سے جاملے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

احباب کرام ان کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔ مرحوم نے ایک بیوہ تین لڑکے اور دو لڑکیاں پیچھے چھوڑے ہیں۔ مولیٰ کریم ان کا حافظ و ناصر ہو۔ اور ان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(خاکسار چوہدری شریف احمد کاٹھوری لاٹھر رین۔ ۲م بندر روڈ کراچی ۱)

درخواست دعا

میرے بڑے لڑکے عزیزم حبیب اللہ نعیم نے کیمبرج کا امتحان دیا ہوا ہے۔ اس میں نیز آئندہ ہونے والے امتحانوں میں اعلیٰ کامیابی کے لئے احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ میں کافی عرصہ سے بعارضہ فالج بیمار ہوں۔ میری صحت کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ (ملک عنایت اللہ سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ جہلم)

ہمارے وکلاء ڈاکٹر اور کنٹریکٹر حضرات توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"پیشہ ور لوگ یعنی وکلاء ڈاکٹر کنٹریکٹر پہلے اپنے گزشتہ سال کی آمد متعین کریں اور پھر اس تعین کے بعد اگلے سال ان کی آمد میں جو زیادتی ہو اس کا دسواں حصہ نیز ماہ مئی کی آمد کا پانچ فی صدی مسجد فنڈ (تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان) میں ادا کریں۔"

ماہ ہجرت (مئی) کا ہفتہ ختم ہو گیا ہے۔ سو ہمارے وکلاء، ڈاکٹر اور کنٹریکٹر حضرات سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مذکورہ بالا ارشاد کی تعمیل میں اپنی عزیز کمائی میں سے تعمیر مساجد ممالک بیرون کیلئے اموال پیش کر کے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اس کی رضا کے وارث ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

ولادت

مکرم برادرم رحمہ ناصر احمد صاحب فائدسر گودھا ڈویژن کو اللہ تعالیٰ نے چار بچیوں کے بعد پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچہ اور زچہ کو اچھی صحت عطا فرمائے اور بچہ کو نیک سیرت اور خادم دین بنائے۔ آمین

مبارک احمد

انصاف کمپنی پرانی غلہ منڈی لائل پور

ہم وقف جدید میں شامل ہو کر کونسی برکات میں حصہ لیتے ہیں؟

جب ہم صرف چھ روپے سالانہ ادا کر کے وقف جدید کے عالمگیر جہاد میں شامل ہوتے ہیں۔ تو

۱۔ ہر وہ معلم جو گاؤں گاؤں میں قرآن مجید پڑھاتا ہے۔ اور اس کی تعلیم کی اشاعت میں کوشش کرتا ہے۔ نہ صرف قرآن مجید برکات سے خود حصہ لیتا ہے بلکہ وہ لوگ بھی جو اس مشن کے قیام میں ممد ثابت ہوتے قرآن مجید کی برکات سے حصہ پاتے ہیں!

۲۔ وہ عظیم الشان دعائیں جو معلمین وقف جدید اور مجاہدین اسلام اسلام اور اللہ تعالیٰ کے نام کی اشاعت کی غرض سے کر رہے ہوتے ہیں۔ اپنی برکات و ثمرات میں ان لوگوں کو بھی شامل کرتی ہیں۔ جنہوں نے اسلام اور قرآن مجید کی تبلیغ کے لئے کچھ نہ کچھ حصہ لیا ہوتا ہے۔

۳۔ اپنے نفس پر بار ڈال کر اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر قربانی کرنا بجائے خود تزکیہ نفس کا بہت بڑا سبب ہے۔

(ناظم مال وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

صاحب نصاب احباب و خواتین زکوٰۃ کی ادائیگی فرماویں (ناظر بیت المال ربوہ)

سرینگر میں کشمیری رہنماؤں کا کنونشن شروع ہو گیا

کنونشن میں مقبوضہ کشمیر کے ۲۷۰ ممتاز رہنما شرکت کر رہے ہیں

سیالکوٹ ۹ رجون ۔ مقبوضہ جموں و کشمیر کے مستقبل اور کشمیریوں کے خود ارادیت کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے سرینگر میں تین روزہ عوامی کنونشن شروع ہو گیا۔ یہ کنونشن شیخ عبد اللہ نے طلب کیا تھا۔ کنونشن میں مقبوضہ ریاست کے مختلف علاقوں سے ۲۷۰ کشمیری نمائندے شرکت کر رہے ہیں۔ شیخ عبد اللہ نے پاکستان آزاد کشمیر اور دوسرے ملکوں کے ۱۴ نمائندوں کو بھی کنونشن میں شرکت کی دعوت دی تھی۔ لیکن بھارتی حکومت نے نمائندوں کو مقبوضہ کشمیر آنے کی اجازت نہیں دی۔

آپ نے کنونشن کے آغاز سے قبل ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ اس کنونشن کے انعقاد کا مقصد مسئلہ کشمیر کا ایسا حل تلاش کرنا ہے جو کشمیری عوام کی خواہشات اور امنگوں کا عکاس ہو۔ انہوں نے بتایا کہ کنونشن میں ۲۳ سال پرانے مسئلہ کشمیر کا جو ... حل تلاش کیا جائے گا۔ وہ پاکستان اور بھارت دونوں کے لئے منصفانہ اور باوقار ہوگا۔

انہوں نے بھارتی رہنماؤں کو خبردار کیا کہ وہ کشمیریوں کو ہمیشہ کے لئے غلام بنائے رکھنے کے عزائم ترک کر دیں ورنہ اس کے بڑے ہولناک نتائج برآمد ہوں گے۔

ملک دشمن جماعتوں کو برسر اقتدار نہ آنے دیں ۔ قیوم

پشاور ۹ رجون ۔ آل مسلم لیگ کے سربراہ خان عبد القیوم خاں نے عوام پر زور دیا ہے کہ وہ عام انتخابات میں صرف ان لوگوں کو ووٹ دیں جو ملک کو اندرونی اور بیرونی خطرات سے محفوظ رکھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ وہ پشاور چھاؤنی میں ایک جلسہ عام سے خطاب کر رہے تھے۔

خان عبد القیوم نے اس الزام کو دہرایا کہ بعض لوگ پاکستان کے قومی مفادات کے خلاف کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے عوام کو خبردار کیا کہ اگر یہ لوگ برسر اقتدار آ گئے تو بھارت کو پاکستان کے خلاف اپنے معاندانہ عزائم پورے کرنے کا موقع ملے گا۔ اور اکھنڈ بھارت کا دیرینہ خواب پورا ہو جائے گا۔

امریکہ اسرائیل کو ۶۵ طیارے فراہم کرے گا

نیویارک ۹ رجون ۔ امریکہ اسرائیل کو مزید ۶۵ جیٹ لڑاکا طیارے فراہم کرنے پر رضامند ہو گیا ہے۔ امریکہ کے ہفت روزہ جریدہ "نیوز ویک" کے مطابق اسرائیل نے امریکہ سے ۱۲۵ طیاروں کی درخواست کی تھی۔ لیکن فی الحال اسے ۶۵ طیارے فراہم کئے جائیں گے ان طیاروں میں ۱۵ فینٹم جیٹ اور ۵۰ سکائی ہاک طیارے شامل ہوں گے۔ امریکی جریدے نے بتایا ہے کہ اس بارے میں امریکی وزیر خارجہ مسٹر ولیم راجرز عنقریب اعلان کر دیں گے۔

لنڈی کوتل میں ہولناک آتشزدگی

پشاور ۹ رجون ۔ پاک افغان سرحد کے قریب سمگل شدہ اشیاء کے سب سے بڑے تجارتی مرکز لنڈی کوتل بازار میں دوپہر خوفناک آتشزدگی میں دو سو سے زائد دکانیں جل کر تباہ ہو گئیں ایک اندازے کے مطابق آتشزدگی سے کم و بیش پونے دو کروڑ روپے کا نقصان ہوا ہے۔ جس میں لاکھوں روپے کا وہ مال بھی شامل ہے جو مغربی پاکستان کے مختلف علاقوں سے آئے ہوئے ہزاروں خریداروں نے قیمت ادا کرنے کے بعد روانگی سے قبل مختلف دکانوں میں امانت کے طور پر رکھوا دیا تھا۔

لنڈی کوتل بازار میں آتشیں اسلحہ فروخت کرنے کی بہت سی دکانیں بھی موجود ہیں۔ آگ لگنے کے نتیجے میں ان دکانوں میں رکھا ہوا بارود اور دوسرا اسلحہ دھماکوں کے ساتھ پھٹنا شروع ہو گیا جس سے لنڈی کوتل میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ آگ پر قابو پانے کے لئے پشاور سے میونسپل کمیٹی اور پاک فضائیہ کے بریگیڈ طلب کئے گئے۔ جنہوں نے کئی گھنٹے کی جدوجہد کے بعد آگ پر قابو پا لیا۔ لیکن اس وقت تک دو سو سے زائد دکانیں جل کر تباہ ہو چکی تھیں۔ تقریباً ۱۲۵ افراد آگ میں جھلس گئے اور بھگدڑ مچنے سے زخمی ہو گئے۔ آتشزدگی کے دوران اور اس کے بعد بہت سے لوگوں نے بازار میں لوٹ مار شروع کر دی۔ متعدد افراد اور خاص طور پر خواتین کے ہاتھوں سے پرس چھین لئے گئے۔ جن میں ہزاروں روپے کی رقم تھی شام کو خیبر رائفل کے نوجوانوں نے بازار کا محاصرہ کر لیا۔ تاکہ مزید لوٹ مار کو روکا جا سکے۔

ملتان میں میٹرک کا ضمنی امتحان

ملتان ۹ رجون ۔ ملتان کے ثانوی تعلیمی بورڈ نے اعلان کیا ہے کہ امسال میٹرک سپلیمنٹری امتحان ۹ ستمبر کو ہوگا۔ امتحان کے داخلہ فارم ۲۵ جولائی ۱۹۷۰ء تک بغیر فیس کے اور ۵ اگست تک پانچ روپے لیٹ فیس کے ساتھ اور اس کے بعد ۱۰ اگست ڈبل فیس کے ساتھ جمع کرائے جا سکیں گے۔

سیکرٹریان مال کیلئے ضروری اعلان

تمام سیکرٹریان مال اس بات کی خاص طور پر پابندی فرمائیں کہ جب بھی رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کروائیں تو مہربانی فرما کر ان کی تفصیلات کے ساتھ حصہ آمد کی رسمواں تفصیل بمعہ وصیت نمبر کے دفتر صاحب خزانہ کو بھجوا دیا کریں تاکہ بعد میں تفصیل حاصل کرنے کے لئے وقت ضائع نہ ہو اور موصی صاحبان کی ادا کردہ رقوم ان کے کھاتوں میں بروقت درج ہوتی رہیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

فوجی بھرتی

مورخہ ۱۳/۶/۷۰ بروز ہفتہ بوقت نو بجے صبح ریسٹ ہاؤس چنیوٹ میں فوجی بھرتی ہوگی۔ امیدوار تعلیمی سرٹیفکیٹ جس میں تاریخ پیدائش درج ہو۔ ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں سے اپنے ہمراہ ضرور لائیں۔

کم سے کم معیار بھرتی

قد	۵ فٹ ۲ انچ	
وزن	۱۱۳ پونڈ	
چھاتی	۳۰" - ۳۲"	تعلیم : پانچ جماعت
عمر	۱۷ سال سے ۳۰ سال	

(ناظر امور عامہ)

نور کا جل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

بلسیوں جڑی بوٹیوں کا سیاہ رنگ جو ہر جو عرصہ دراز سے استعمال میں ہے آنکھوں کی صحت خوبصورتی اور صفائی اور جملہ بیماریوں کے لئے بہت مفید ہے

قیمت فی شیشی سوا روپیہ

خورشید یونانی دواخانہ چوک گولبازار ربوہ فون ۳۹

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و کرم سے میرے چھوٹے بھائی شفیق احمد خان کو شادی سے عرصہ چھ سال بعد مورخہ ۲/۶ کو لڑکا عطا فرمایا ہے۔ نومولود محترم جناب محمد یعقوب خان صاحب مرحوم صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پوتا اور حضرت حکیم میاں شہامت خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پڑپوتا ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں دعا کے لئے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک۔ خادم دین اور باعمر بنا دے

عزیز اللہ خان گرداور قانونگو ریٹائرڈ راولپنڈی

درخواستہائے دعا

مکرم چوہدری مقصود احمد صاحب نمبردار و پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ قیام پور ورکاں ضلع گوجرانوالہ قرض وغیرہ کے ناقابل برداشت بوجھ کی وجہ سے بہت پریشان ہیں احباب اور بہنیں ان کیلئے درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی پریشانیاں دور فرماوے

خاکسار مولوی عبد الغفور خادم

۲ ۔ میری نانی جان محترمہ قریباً ایک ہفتہ سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ احمدی بہن اور بھائی ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرما دیں۔

اہلیہ محمد لطیف ستین مین ضیاء الاسلام پریس ربوہ

ووٹر کسی جگہ سے بھی اسمبلی کا انتخاب لڑ سکیگا

راولپنڈی ۹ جون ۔ صدر مملکت نے قومی اسمبلی کے انتخاب سے متعلق آج ایک حکم جاری کیا ہے۔ جس کے مطابق جس شخص کا نام قومی اسمبلی کی ووٹر لسٹ کی فہرست میں شامل ہو وہ کسی بھی صوبے یا مرکز کے زیر انتظام علاقے سے قومی اسمبلی کے لئے انتخاب لڑ سکتا ہے۔ اس طرح جو شخص صوبائی اسمبلی کے لئے انتخاب لڑ سکتا ہے۔ اس طرح جو شخص صوبائی اسمبلی کی ووٹر لسٹ کی فہرست میں شامل ہے۔ وہ بھی کسی بھی حلقہ سے صوبائی اسمبلی کا انتخاب لڑنے کا اہل ہوگا۔

ربوہ میں حضور ایدہ اللہ کا نہایت پُرجوش و والہانہ استقبال

(بقیہ صفحہ اوّل)

سب دوست بہر طور شامیانوں اور سایہ دار جگہوں میں ہی کھڑے ہوں۔

دُور و نزدیک سے کھنچے چلے آنیوالے دوست

اِدھر اہلِ ربوہ انتہائی ذوق و شوق کے عالم میں حضور ایدہ اللہ کے استقبال کی تیاریوں میں ہمہ تن مصروف تھے اُدھر ۶ جون سے بیرونی جماعتوں کے مخلص و فدائی احباب کی آمد کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ وہ بھی اپنے جان و دل سے عزیز آقا کو مغربی افریقہ کے کامیاب تبلیغی سفر سے کامیاب مراجعت پر صمیمِ قلب سے خوش آمدید کہنے کی سعادت حاصل کرنے کے لئے جذبۂ بے اختیار کے ماتحت مرکزِ سلسلہ میں کھنچے چلے آئے۔ چک منگلا اور قریبی اضلاع کی دوسری دیہی جماعتیں تو ۷ جون کی شام کو ہی ربوہ پہنچ گئیں اور ۸ جون کی صبح کو موٹر کاروں، بسوں اور ریل گاڑیوں کے ذریعہ دُور دُور اضلاع کے امراء کرام اور دیگر احباب نے ربوہ پہنچنا شروع کر دیا۔ بسوں کے اڈہ اور ریلوے اسٹیشن سے ربوہ میں داخل ہونے والے وارفتگانِ شوق کا تانتا بندھا ہوا تھا۔ پشاور کے ۳۶ احباب مکرم میاں محمود احمد صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع پشاور و شہر و نائب امیر علاقہ سرحد کی سرکردگی میں ایک سپیشل بس کے ذریعہ تشریف لائے۔ چنانچہ اُس روز حضور کی تشریف آوری سے قبل پشاور، نوشہرہ، ٹوپی، مردان، ڈیرہ اسمٰعیل خان، مانسہرہ، ایبٹ آباد، راولپنڈی، اسلام آباد، جہلم، سیالکوٹ، گوجرانوالہ، لاہور، شیخوپورہ، لائلپور، سرگودھا، جھنگ، میانوالی، ساہیوال، ملتان، ڈیرہ غازی خان اور حیدر آباد سے کثیر التعداد احباب نے اِس موقع پر ربوہ پہنچ کر حضور کے استقبال میں شریک ہونے کی سعادت حاصل کی۔ باہر سے آنیوالے احباب کے لئے بھی استقبال کے راستہ پر ایک خاص جگہ متعین کر دی گئی تھی انہوں نے وہاں کھڑے ہو کر اہلِ ربوہ کے ساتھ مل کر اپنے آقا ایدہ اللہ کو صمیمِ قلب سے خوش آمدید کہا۔

ایک نئی عید اور اسکی مسحور کُن خوشیاں

۸ جون دوشنبہ کا دن اہلِ ربوہ کے لئے ایک نئی عید کا دن تھا جو حضور ایدہ اللہ کی تشریف آوری کی نوید جانفزا لے کر حضور کو خوش آمدید کہنے اور حضور کی زیارت سے مشرف ہونے کی نئی امنگوں اور ان کی مسحور کُن خوشیوں کو اپنے جلو میں لئے طلوع ہوا۔ صبح جب اہلِ ربوہ بیدار ہوئے تو ایک نئی زندگی، نئی توانائی، نئی امنگ اور نئی خوشی کا احساس ان کے قلوب و اذہان پر چھایا ہوا تھا اور فضا مشکبار سی محسوس ہوتی تھی۔ ہر دل کی ایک ہی پکار تھی اور وہ یہ کہ ؎

آ رہی ہے اب تو خوشبو میرے یوسف کی مجھے
گو کہو دیوانہ مَیں کرتا ہوں اس کا انتظار

حضور ایدہ اللہ کے استقبال کا تمام راستہ رنگ برنگ کی خوشنما جھنڈیوں اور آرائشی محرابوں سے دلہن کی طرح سجا ہوا تھا۔ اگرچہ حضور ایدہ اللہ نے پروگرام کے مطابق اُس روز صبح سوا آٹھ بجے کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہو کر ۹ بجکر ۳۵ منٹ پر لاہور پہنچنا تھا اور پھر وہاں سے سوا دس بجے روانہ ہو کر قافلہ کی صورت میں موٹر کاروں کے ذریعہ ایک یا ڈیڑھ بجے ربوہ تشریف لانا تھا لیکن بلا کشانِ محبت اپنے ضروری کاموں سے فارغ ہو کر بہت پہلے ہی کشاں کشاں دلہن کی طرح سجے ہوئے اُن راستوں پر پہنچنے شروع ہو گئے جو حضور کے استقبال کے لئے مقرر تھے۔ اُدھر لحظہ بہ لحظہ گرمی کی شدت اور دھوپ کی تمازت بڑھ رہی تھی اِدھر مشتاقانِ دید کی تعداد میں برابر اضافہ ہو رہا تھا۔ ہر طرف گہما گہمی تھی اور ایک ناقابلِ بیان خوشی کی کیفیت چاروں طرف چھائی ہوئی تھی۔ لاؤڈ سپیکروں سے خیر مقدمی نغمے نشر ہو رہے تھے اور وقفہ وقفہ سے برابر اعلان کئے جا رہے تھے کہ احباب شامیانوں اور سایہ دار درختوں کے نیچے کھڑے ہوں۔ چنانچہ بارہ بجے دوپہر تک احباب (جن میں بوڑھے، نوجوان اور بچے سب شامل تھے) کے ٹھٹھ کے ٹھٹھ شامیانوں اور سایہ دار درختوں کے نیچے جمع ہو چکے تھے۔

اگرچہ مستورات کو استقبال میں شریک ہونے کے لئے نہیں کہا گیا تھا تاہم وہ بھی حضور ایدہ اللہ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کو خوش آمدید کہنے کے لئے برقعے پہنے ہوئے شدید گرمی کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اِس قدر کثیر تعداد میں آ جمع ہوئیں کہ منتظمین کو فوراً ان کے لئے علیحدہ انتظام کرنا پڑا۔ چنانچہ گیسٹ ہاؤس تحریکِ جدید سے ملحقہ میدان میں نصب شدہ بڑا شامیانہ ان کے لئے مخصوص کر دیا گیا اور لاؤڈ سپیکروں پر مسلسل اعلانوں کے ذریعہ انہیں ہدایت کی گئی کہ وہ اُس شامیانہ میں جمع ہو جائیں چنانچہ وہ شامیانہ دیکھتے ہی دیکھتے اِس طرح پُر ہو گیا کہ تل دھرنے کو جگہ نہ رہی لیکن مستورات کی آمد تھی کہ مسلسل جاری تھی۔ مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ نے احباب کو ٹھنڈا پانی پلانے کا کام اپنے ذمہ لیا تھا چنانچہ بے شمار اطفال سارے راستہ پر جگہ جگہ احباب کو پانی پلا رہے تھے۔ وارفتگانِ محبت کا یہ حال تھا کہ انہیں نہ گرمی کا احساس تھا اور نہ دھوپ اور پیاس کی شدت کا۔ سب ایک ہی خیال میں مگن اور ایک ہی جذبہ سے سرشار تھے کہ انہیں اپنے جان و دل سے عزیز آقا کو خوش آمدید کہنے اور رُخِ انور کی ایک جھلک دیکھنے کی سعادت نصیب ہو جائے۔ استقبال کے راستہ پر ہزاروں ہزار احباب دیدہ و دل فرشِ راہ کئے حضور کی تشریف آوری کے یوں منتظر تھے جیسے سراپا انتظار بنے ہوئے ہیں۔

راستہ پر احباب کی محلہ وار ترتیب

بسوں کے اڈہ سے شہر کے اندر ہی اندر قصرِ خلافت تک کے تمام راستہ پر اہلِ ربوہ شامیانوں اور سایہ دار درختوں کے نیچے ایک خاص ترتیب کے ساتھ جمع تھے۔ بسوں کے اڈہ پر خدام الاحمدیہ کی آرائشی محراب سے گولبازار کے سرے پر انصار اللہ کی آرائشی محراب تک کا راستہ دار الیمن، دار النصر شرقی و غربی اور باب الابواب کے احباب کے لئے مخصوص تھا۔ انصار اللہ کی آرائشی محراب سے گولبازار کے وسط میں وقفِ جدید کی آرائشی محراب تک دار البرکات، دار العلوم اور احمد نگر کے احباب جمع تھے۔ وقفِ جدید کی آرائشی محراب سے دفاتر تحریکِ جدید کے سامنے تحریکِ جدید کی آرائشی محراب تک دار الصدر شرقی اور دار الصدر جنوبی کے احباب ایستادہ تھے۔ تحریکِ جدید کی آرائشی محراب سے صدر انجمن احمدیہ کی آرائشی محراب اور گیسٹ ہاؤس تحریکِ جدید تک کے راستہ کے دونوں طرف بیرونی مقامات سے تشریف لانے والے احباب نیز دار الرحمت شرقی اور دار الرحمت وسطی کے احباب کو جگہ دی گئی تھی۔ گیسٹ ہاؤس تحریکِ جدید سے ہال لجنہ اماء اللہ کے موڑ پر فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی آرائشی محراب تک کا درمیانی پلاٹ مستورات کے لئے مختص تھا۔ فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی آرائشی محراب سے احاطہ مسجد مبارک کے دروازہ پر لوکل انجمن احمدیہ کی آرائشی محراب تک دار الرحمت غربی و فیکٹری ایریا نیز دار الصدر غربی کے احباب کھڑے تھے ۔۔۔ یہ سب احباب اپنے اپنے محلہ کا پرچم (جس پر جلی حروف میں ان کے محلہ کا نام لکھا ہوا تھا) اُٹھائے انتہائی ذوق و شوق کے عالم میں سراپا انتظار بنے حضور ایدہ اللہ کی تشریف آوری کے منتظر تھے۔

جہاں سڑکوں کے دونوں جانب ہزاروں ہزار احباب جمع تھے اور تمام راستوں کے کنارے سراپا شوق مخلص و فدائی احباب سے اٹے پڑے تھے وہاں مسجد مبارک کے عقب میں قصرِ خلافت کے ساتھ شامیانے لگا کر مدعوینِ خاص کو جگہ دی گئی تھی۔ ان میں خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد، صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام، ممبران صدر انجمن احمدیہ، ممبران تحریکِ جدید، ممبران وقفِ جدید، ممبران مجلس انصار اللہ مرکزیہ، ممبران مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ، صدر صاحبان محلہ جات ربوہ اور امراء اضلاع شامل تھے۔ اِس موقع پر جن امراء اضلاع یا ان کے نمائندوں کو ربوہ پہنچ کر حضور ایدہ اللہ کے استقبال میں شریک ہونے کی سعادت ملی ان میں حسبِ ذیل امراء کرام شامل ہیں:۔

محترم جناب مرزا عبد الحق صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ سابق صوبہ پنجاب و بہاولپور و امیر ضلع سرگودھا۔ محترم مولوی محمد عرفان صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ صوبہ سرحد و امیر ضلع مانسہرہ۔ محترم میاں محمود احمد صاحب امیر ضلع پشاور۔ محترم مولوی چراغ دین صاحب امیر ایبٹ آباد۔ محترم صوفی غلام محمد صاحب امیر ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان۔ محترم سردار فیض اللہ صاحب قیصرانی امیر ضلع ڈیرہ غازی خان۔ محترم میجر مقبول احمد صاحب نائب امیر راولپنڈی۔ محترم شریف احمد صاحب سیکرٹری مال اسلام آباد۔ محترم شیخ قدرت اللہ صاحب امیر ضلع جہلم۔ محترم خواجہ محمد امین صاحب امیر ضلع سیالکوٹ۔ محترم حاجی محمد یعقوب صاحب امیر سیالکوٹ شہر۔ محترم میاں محمد اقبال صاحب نمائندہ ضلع گوجرانوالہ۔ محترم چوہدری فتح محمد صاحب نائب امیر لاہور۔ محترم چوہدری انور حسین صاحب امیر ضلع شیخوپورہ۔ محترم چوہدری رشید احمد صاحب امیر ضلع ملتان۔ محترم چوہدری عزیز احمد صاحب امیر ضلع حیدر آباد ❊

(باقی آئندہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴